تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّۃ

فتاوٰی رضویہ

تصنیف لطیف: اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین (حدیث)

العطایا النبویۃ
فی
الفتاوی الرضویۃ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان
فقہی انسائیکلوپیڈیا

جلد ۲۷

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز
۱۲۷۲ھ — ۱۳۴۰ھ
۱۸۵۶ء — ۱۹۲۱ء

○

رضا فاؤنڈیشن ○ جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ، لاہور، پاکستان (۵۴۰۰۰)
فون ۷۶۶۵۷۴۲ ۷۶۵۷۳۱۴

نام کتاب ــــــــــ فتاوٰی رضویہ جلد ۲۷

تصنیف ــــــــــ اعلیٰحضرت شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

فیضانِ کرامت ــــــــــ مفتیِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

سرپرستی ــــــــــ مولانا صاحبزادہ محمد عبدالمصطفٰی ہزاروی ناظمِ اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ

اہتمام ــــــــــ مولانا صاحبزادہ قاری نصیر احمد ہزاروی ناظم شعبہ نشر و اشاعت 〃 〃 〃

ترجمہ عربی فارسی عبارات ــــــــــ حافظ محمد عبدالستار سعیدی ناظمِ تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ

پیش لفظ ــــــــــ 〃 〃 〃

ترتیب فہرست ــــــــــ 〃 〃 〃

تخریج و تصحیح ــــــــــ مولانا نذیر احمد سعیدی ، مولانا غلام حسن ، مولانا حافظ محمد شہزاد ہاشمی

کتابت ــــــــــ محمد شریف گل ، کڑیال کلاں (گوجرانوالا)

پیسٹنگ ــــــــــ مولانا محمد منشا تابش قصوری صدر مدرس و انچارج شعبہ فارسی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

صفحات ــــــــــ ۶۸۴

اشاعت ــــــــــ جمادی الاخرٰی ۱۴۲۵ھ / اگست ۲۰۰۴ء

ناشر ــــــــــ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور

مطبع ــــــــــ

قیمت ــــــــــ

ملنے کے پتے

- رضا فاؤنڈیشن ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور

  ۰۳۰۰/۹۴۱۵۳۰۰ ۷۶۶۵۷۷۲

- مکتبہ اہلسنت ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور
- ضیاء القرآن پبلیکیشنز ، گنج بخش روڈ ، لاہور
- شبیر برادرز ، ۴۰ بی ، اردو بازار ، لاہور

لاجرم ایسی مجازیت صدقِ حقیقی کی نافی، نہ ثبوتِ واقعی کے منافی ـــــ تو زید کا یہ بیان علی الاعلان مُنادی کہ عقولِ عشرہ سے صرف خالقیتِ ذاتیہ مُنفی، ورنہ حقیقۃً وہ خالقِ عالم ہیں۔ جیسے چاند مُنیرِ زمین اگرچہ یہ خالقیت حق جلّ وعلا سے مُستعار، جس طرح شمس سے قمر کے انوار۔

قرآن و اہلِ قرآن سے پُوچھ دیکھئے کہ یہ عقیدہ انکے نزدیک کس درجہ بُطلان پر ہے۔ حاشَ للہ! اللہ کے سوا کوئی خالق بالذات، نہ ہرگز ہرگز اُس نے منصبِ ایجادِ عالم کسی کو عطا فرمایا کہ قدرتِ مستفادہ سے خالقیت کیا کرے۔ سبحٰنہ وتعالٰی عمّا یشرکون[1] (اسے پاکی اور برتری ہے ان کے شرک سے۔ ت)

ع انّی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر[2] ـــــ فلا یخفٰی علٰی ذی لُبٍّ انّ فیہ تبدیل الجسم التعلیمی، دون ایجاد الطبعی، بل ذٰلک ایضاً ـــــ اعنی زوال ابعاد و حدوث اُخرٰی ـــــ انّما ھو علٰی طریقۃ الحکماء القائلین بالکم المتصل واما المتکلمون فلم یحدث عندھم فی الطین شیئ لم یکن، و لم یزل عنہ شیئ قد کان ـــــ وانما انتقلت الجواھر الفردۃ من طولٍ الٰی عرضٍ اوبالعکس مثلاً کما صرحوا بہ فی الشمعۃ ـــــ وھذا ھو معنی تصویر الملک الموکل بالرحم الجنین فیھا۔ فلیس الا ابداءُ ھیئاتٍ لاجزاء الجسم، لا ایجاد لحمٍ او شحمٍ اوعظمٍ۔ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ (قدس سرہ)

بے شک میں تمھارے لئے مٹی سے پرندہ کی سی صورت بناتا ہُوں کسی عقلمند پر پوشیدہ نہیں کہ یہ جسم تعلیمی کی تبدیلی ہے نہ کہ جسم طبعی کی ایجاد بلکہ یہ بھی یعنی بعض ابعاد کا زوال اور دوسرے ابعاد کا حدوث بھی ان حکمائے کے طریقہ پر ہے جو کم متصل کے قائل ہیں۔ رہے متکلمین تو ان کے نزدیک گارے میں کوئی ایسی شے پیدا نہیں ہوئی جو پہلے نہ تھی اور نہ کوئی شے زائل ہوئی جو پہلے وہاں نہ تھی۔ بلکہ فقط جواہر فردہ کا طول سے عرض یا عرض سے طول کی طرف انتقال ہوا جیسا کہ موم کے بارے میں انھوں نے تصریح کی۔ ماں کے پیٹ میں مؤکل فرشتے کے جنین کی صورت بنانے کا بھی یہی معنٰی ہے۔ یہ تو محض اجزاءِ جسم کو ایک ہیأت دینا ہے نہ کہ گوشت، چربی اور ہڈیوں کو موجود کرنا۔ اور اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے ۱۲ منہ (قدس سرہ)

---

[1] القرآن الکریم ۱۰/۱۸ و ۱۶/۱ و ۳۰/۴۰ [2] القرآن الکریم ۳/۴۹

کان کافرا عندنا وعند اللہ تعالٰی[1]

زبان سے کفر بول دیا تو وہ ہمارے نزدیک اور اللہ تعالٰی کے نزدیک کافر ہوگیا۔ (ت)

بحرالرائق میں ہے:

والحاصل ان من تکلم بکلمۃ الکفر ھازلا او لاعبا کفر عند الکل، ولا اعتبار باعتقادہ، ومن تکلم بہا خطأً او مکرھا لایکفر عند الکل، ومن تکلم بہا عالما عامدا کفر عند الکل[2]

خلاصہ یہ کہ جس شخص نے بطور ہزل (مذاق) اور بطور کھیل کلمۂ کفر بکا وہ سب کے نزدیک کافر ہوگیا، اس کے اعتقاد کا کوئی اعتبار نہیں۔ جس نے خطاءً یا مجبوراً کلمۂ کفر کہا وہ سب کے نزدیک کافر نہ ہوگا، اور جس نے جان بوجھ کر قصداً کلمۂ کفر کہا وہ سب کے نزدیک کافر ہوگیا۔ (ت)

طریقہ محمدیہ وحدیقہ ندیہ میں ہے:

التکلم بما یوجبہ (ای الکفر) طائعا من غیر سبق اللسان عالما بانہ کفر (کفر) بالاتفاق، وکذا الفعل ولو ھزلا ومزاحا بلا اعتقاد مدلولہ، بل مع اعتقاد خلافہ (بقلبہ) فانہ یکفر عند اللہ تعالٰی ایضا فلا یفیدہ (فی عدم الکفر) اعتقاد الحق (بقلبہ) لان ذلک جعل کفرا فی الشرع، فلا تعمل النیۃ فی تغییرہ[3] اھ ملخصا۔

موجبِ کفر کے ساتھ تکلم جبکہ بخوشی بغیر سبقت لسانی کے ہو اور متکلم جانتا ہو کہ یہ کلمۂ کفر ہے بالاتفاق کفر ہے۔ یہی حکم فعلِ کفر کا ہے اگرچہ ہزل ومزاح کے طور پر ہو اور اس کے مدلول کا اعتقاد نہ رکھتا ہو تو وہ اللہ تعالٰی کے نزدیک بھی کافر ہوگا اور دلی طور پر حق کا معتقد ہونا اس کے عدمِ کفر میں مفید نہ ہوگا کیونکہ اس کو شرع میں کفر قرار دیا گیا ہے لہذا نیت اس کی تبدیلی میں عمل نہیں کرسکتی اھ تلخیص۔ (ت)

رہا یہ کہ فلاسفہ کے طور پر کہا، **اقول** سچ ہے، ہم کب کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے طور پر کہا۔ آخر جو کلمۂ کفر کہا جائے گا والعیاذ باللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی کی پناہ۔ ت) وہ غالباً کسی نہ کسی فرقۂ کافرہ

---

[1] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر کتاب السیر باب المرتد دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۸۸

[2] البحر الرائق " باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/ ۱۲۵

[3] الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ الخلق الخامس مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۱/ ۴۵۰